Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
**ISSN:** 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
**Published by**: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 01, Issue 01, January-June 2022, PP: 69-86
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i01.1510
**Open Access at**: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

# یتیم پوتے کی وراثت کا شرعی اور پاکستانی قانون کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

# *A Research Review of Orphan Grandson's Inheritance in the Light of Sharia and Pakistani Law*

***Nabeel Ahmad***

*M.Phil. Scholar, Dept of Shariah, AIOU, Islamabad*

## Abstract

*Issues of inheritance have been thoroughly maintained in the Holy Quran and Sunnah. As per these injunctions, the principle of AL'Aqrab fal'aqrab "the closest in kin" is to be observed. According to these principles, grandchildren, even though orphaned, have no right to inherit grandfather in the presence of direct children. On the other hand, section 4 of Muslim Family Laws, 1961 grants a share to orphaned grandchildren from the inheritance of his grandfather. Whereas, as per the constitution, no law can be enacted which is repugnant to the injunctions of the Holy Quran and Sunnah, now, whether the above mentioned section is in conformity with the injunctions of the Holy Quran and Sunnah or not is to be treated properly. If not, so from which perspective, it is repugnant to the Islamic Injunctions? These questions have been analysed critically in this paper and finally it has been concluded that section 4 of Muslim Family Laws Ordinance, 1961 contrasts with the injunctions as laid down in the Holy Quran and Sunnah.*

## Keywords

*Inheritance, Grandson, Jurisprudence, Qur'an, Muslim Family Law, Pakistan.*

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

## 1. موضوع کا تعارف

میت کے اموال اور حقوق میں سے وہ شے جس کا مرنے کے بعد شرعی وارث مستحق بنے، میراث کہلاتی ہے۔ میراث کا تصور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے، البتہ تقسیم کے لحاظ سے میراث کا تناسب مختلف ہے۔ یہ بعض لوگوں کو ملتی ہے اور بعض کو نہیں۔ قبل از اسلام اہل عرب مختلف قبیلوں اور طبقوں میں بٹے ہوئے تھے، ان میں باہم چپقلش اور کشمکش رہتی تھی اور یہ ایک دوسرے سے ہمیشہ برسرپیکار رہتے تھے، اس لیے وہ تمام معاملات کو اسی کے پس منظر میں دیکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ وراثت میں ان کے ہاں چھوٹے بچوں اور عورتوں کا کوئی حصہ نہ تھا، کیوں کہ یہ جنگی صلاحیتوں سے محروم ہوتے، اپنے قبیلے کا دفاع نہیں کرسکتے تھے اور دشمنوں سے مال غنیمت بھی حاصل نہیں کرسکتے تھے۔

اسلام کا قانون وارثت اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے۔ اللہ رب العزت نے اس پہلو میں تقسیم حصص کو انسانوں کی صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ اسکے لیے خود نصوص قطعیہ سے حصص مقرر فرمادیئے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "فريضة من الله"[1]

"یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقررہ کردہ ہے۔"

اسلامی قانون وراثت میں متفق علیہ اسباب وراثت قرابت، زوجیت اور ولاء تین ہیں، جیسا کہ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں کہ

"أما أسباب الإرث المتفق عليها فهي ثلاثة: وهي القرابة، والزوجية، والوَلاء "[2]

"بہر حال وراثت کے متفق علیہ اسباب تین ہیں، جو کہ قرابت، زوجیت اور ولاء ہیں۔"

**قرابت:** قرابت کو حنفی فقہاء نے "رحم" کا نام دیا ہے۔ اس سے مراد ہر وہ رشتہ ہے جس کا سبب ولادت ہو۔ اسمیں میت کی فروع اور اصول اسکے اصول کے فروع شامل ہیں۔

**زوجیت:** زوجیت سے عقد صحیح یعنی کہ نکاح صحیح مراد ہے۔ رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو لفظ زوجیت شوہر اور بیوی دونوں کو شامل ہے۔ اگر زوجین میں سے کوئی بھی رخصتی سے قبل فوت ہوجائے تو دوسرا اسکا وارث بنے گا، کیونکہ میاں بیوی کی وراثت کے متعلق آیت عام ہے۔ اسمیں رخصتی یا عدم رخصتی کی کوئی قید نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

" ولكم نصف ماترك ازواجكم"[3] "اور جو تمہاری بیویاں چھوڑ کر جائیں اس کا آدھا تمہارا ہے۔"

**ولاء:** ولاء دراصل ایک حکمی رشتہ ہے جو غلام یا باندی کو آزادی ملنے کی صورت سے متعلق ہوتا ہے۔

### میراث کے مستحقین

میت کے ترکہ کے مستحقین مندرجہ ذیل آٹھ ہیں:

(1)اصحاب الفروض(2)عصبات نسبیہ(3)عصبات سببیہ(4)ذوی الارحام(5)مولی الموالاۃ(6)مقرلہ بالنسب علی الغیر(7)موصیٰ لہ بمازاد علی الثلث(8)بیت المال[4]۔

**اصحاب الفروض:** یہ ایسے ورثاء ہیں جنکے حصے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ یا اجماع میں مقرر ہوں۔اصحاب الفروض کل بارہ لوگ میں 4 مرد ہیں ان میں تین باپ ،دادا،اوراخیافی بھائی،ذوی الفروض نسبی کہلاتے ہیں جبکہ شوہر کوذوی الفروض سببی کہتے ہیں۔جبکہ آٹھ عورتیں ہیں جن میں زوجہ ذوی الفروض سببی ہے۔زوجہ کے علاوہ 7عورتیں بیٹی ،پوتی ، حقیقی بہن ،اخیافی بہن ،علاتی بہن،ماں اوردادی ہیں۔

**عصبات نسبیہ:** یہ باپ کی جانب سے وہ مرد رشتہ دار ہیں جو اصحاب الفروض کی موجودگی میں ان سے بچ جانے والا ترکہ اوراصحاب الفروض کی عدم مودگی میں سارے ترکے کے وارث بن جاتے ہیں،جیسا کہ بیٹا،باپ، حقیقی بھائی،علاتی بھائی اور حقیقی چچاوغیرہ۔

**عصبات سببیہ:** اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے اور میت کے درمیان غلامی والا تعلق ہو۔اصحاب الفروض سے بچا ہوا ترکہ یا اصحاب الفروض کی عدم موجودگی میں سارے ترکے کا وارث ہوتا ہے۔

**ذوی الارحام:** یہ میت کے وہ رشتہ دار ہیں جو نہ توذوی الفروض ہیں اور نہ ہی عصبہ۔عورتوں میں جیسے پھوپھی،خالہ، بھتیجی وغیرہ یا میت کے وہ رشتہ دار جنکی نسبت الی المیت میں عورت کاواسطہ ہو۔جیسے نانا،بہن کی اولاد،ماموں وغیرہ۔

**مولی الموالاۃ:** ایک مجہول النسب شخص کسی دوسرے سے یہ معاہدہ کرے کہ اگر اس نے کوئی جنایت کی وہ اس (مجہول النسب) کی جانب سے دیت ادا کرے گا اوراگر وہ وفات پاجائے تو شخص آخر جو معاہدے کو قبول کرے،اسکاوارث بن جائے گا۔

اس میں دونوں بھی مجہول النسب ہوسکتے ہیں ۔لیکن یہ صرف حنفیہ کے نزدیک ہے۔جبکہ جمہورالفقہاء کے نزدیک یہ اسباب میراث میں سے نہیں۔

**مقرلہ بالنسب علی الغیر:** مقرلہ بالنسب علی الغیر ایسے شخص کو کہاجاتا ہے جو مجہول النسب ہواوروہ اس بات کااقرار کرے کہ فلاں شخص اسکابھائی، چچایاپوتا ہے اوراسکانسب دوسرے شخص سے اس اقرار کے علاوہ کسی دلیل سے ثابت نہ ہو۔

**الموصیٰ لہ بمازاد علی الثلث:** اگر مذکورہ ورثاء میں سے کوئی نہ ہو اور میت نے کسی شخص کے لیے ثلث سے زائد کی وصیت کی ہو تو ایسا شخص حنفیہ کے نزدیک سارے مال کاوارث بن جائے گا۔

**بیت المال:** اگر مذکورہ ورثاء میں سے کوئی بھی نہ ہو تو میت کے ترکے کو بیت المال میں جمع کردیاجائے گااوراسکے مال کو مصالح عامہ اور محتاجوں پر خرچ کیاجائے گا۔[5]

## 2. اسلامی نظام میراث کی خصوصیات:

اسلامی نظام وراثت میں مندرجہ ذیل چند خصوصیات ایسی ہیں، جو دیگر مذاہب اور اقوام کے نظام میں نظر نہیں آتیں:

- اسلام نے ورثا کی ایک بڑی تعداد کو ترکہ میں حصہ دار بنا کر ایک جگہ جمع ہو جانے والی دولت کو پھیلایا ہے۔اس سے کثیر سرمایہ ایک جگہ جمع ہونے کی بجائے مختلف چھوٹی چھوٹی ملکتیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے، تو دوسری طرف خاندان معاشی طور پر مضبوط ہوتا ہے اور ان میں حسد و کینہ اور رقابت کے جذبات بھی پیدا نہیں ہوتے۔
- اسلام کے نقطہ نظر سے ترکہ کی تقسیم ناگزیر ہے۔کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے ترکہ میں سے حصہ پانے والے کسی وارث کو اس سے محروم یا عاق نہیں کر سکتا۔وارث کو ہر صورت میں وراثت سے حصہ مل کر رہے گا۔بشرطیکہ اس میں حصہ پانے کی شرائط پائی جائیں، البتہ وارث کسی ایک یا تمام ورثا کے حق میں مرضی سے اپنے حصے سے دست بردار ہو سکتا ہے۔
- اسلام نے حصوں کی کمی بیشی میں قرابت داری کو بنیاد بنایا ہے۔چنانچہ جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہے وہ نسبتاً دور والے رشتہ دار کو حصہ پانے سے محروم کر دے گا یا اسکے مقابلے میں زیادہ حصہ پائے گا۔لہذا باپ کو دادا پر، ماں کو دادی اور نانی پر اور بیٹے کو پوتے پر، اسی طرح بیٹے، پوتے اور باپ کو بھائی پر فوقیت دی گئی ہے۔
- اسلامی قانون وراثت میں میت کے ترکہ میں سے حصہ پانے والوں کا تعین خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ترکے کی تقسیم کا اختیار مورّث (میت) کو نہیں دیا، کیوں کہ انسان پر خواہشاتِ نفس کا غلبہ ہو سکتا ہے جن کی بنا پر وہ کسی وقتی جذبے کے تحت ترکے ک بعض حق داروں کو یا تو بالکل محروم کر سکتا ہے یا پھر بلاجواز ان کے حصوں میں کمی کر سکتا ہے۔
- اسلام نے قانون میراث کے ذریعے کمزور افراد، عورتوں اور بچوں کو ان کے حقوق دیئے اور انکا خاطر خواہ تحفظ کیا ہے، جبکہ دیگر مذاہب اور تہذیبوں میں عورت اپنے جائز حق وراثت سے محروم رہی ہے اور عموماً اسے نظر انداز کیا گیا ہے۔
- اسلام نے بعض صورتوں میں ضرورت اور احتیاج کو حصوں میں کمی بیشی کی بنیاد بنایا ہے۔اسی لیے بیٹی کا حصہ اس کے بھائی کے مقابلے میں آدھا رکھا گیا ہے، کیوں کہ اسے مال ملکیت کی زیادہ ضرورت ہے، اسکی مالی ذمہ داریاں بیٹی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں۔اس نے اپنی بیوی کو مہر دینا ہوتا ہے، اپنے بیوی، بچوں، والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی اگر وہ تنگ دست ہوں کفالت کرنا ہوتی ہے۔جبکہ عورت پر اس طرح کی کوئی ذمہ داری اسلام نے نہیں ڈالی۔۔۔ضرورت اور احتیاج کے اسی اصول کے پیش نظر اسلام نے متوفیٰ کے بیٹے کا حصہ اس کے باپ کے حصے سے زیادہ رکھا ہے۔[6]

## 3. یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا نقطہ نظر

یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا نقطہ نظر مندرجہ ذیل ہے:

## 3.1 فقہائے احناف کا نقطہ نظر

حنفی فقیہ ابن عابدین شامی یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

"الثانی(ان من ادلیٰ بشخص لایرث معه)کابن الابن لایرث مع الابن۔[7]"

"دوسرا کوئی اور شخص جس نے کسی کو جنم دیا تو اس کے ہوتے ہوئے وہ وارث نہیں بنتا۔ جیسے بیٹے کا بیٹا مطلب پوتا، باپ کے ساتھ وارث نہیں۔"

## 3.2 مالکی فقہاء کا نقطہ نظر

مشہور مالکی فقیہ القرافی پوتے کی وراثت سے متعلق لکھتے ہیں کہ" فنقول لایحجب ابن الابن الاالابن۔"[8]

"ہم کہتے ہیں کہ پوتے کو بیٹا ہی محجوب بناتا ہے۔"

## 3.3 شوافع کا نقطہ نظر

احمد بن محمد الشافعی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ"والحجب عشرة لایرثون مع عشرة :ابن الابن لایرث مع الابن۔"[9]

"حجب دس ہیں، جو دس کے ساتھ وارث نہیں ہوتے، پوتا، بیٹے کے ساتھ وارث نہیں ہوتا۔"

## 3.4 حنابلہ کا نقطہ نظر

عبد السلام بن عبد اللہ الحرانی پوتے کی وراثت کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ" ولایرث ولد الابن مع الابن بحال۔"[10]

"پوتا کسی حالت میں بھی بیٹے کے ساتھ وارث نہیں ہوتا۔"

**دوسری صورت: ایسی پوتی جو کہ یتیم ہے اور مورث (دادا) کے عصبات (فروعی) یعنی کہ پوتی کے چچا وغیرہ زندہ ہیں۔**

**صورت مذکورہ اور حکم شرعی:** شرعاً مذکورہ صورت میں پوتی محجوب ہے۔ وراثتاً اسے کچھ نہیں ملے گا۔

**شرعی تجزیہ کے دلائل:** امام بخاریؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتے ہیں کہ

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ[11]"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پوتے اور پوتیاں بمنزلہ اولاد کے ہیں، جبکہ لڑکے موجود نہ ہوں، لڑکے لڑکوں کی طرح ہوں گے اور لڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اور اسی طرح محروم ہوتے ہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہے اور پوتا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔

یہ صورت بعینہٖ پہلی صورت کی طرح ہے اور اسکے دلائل بھی پہلی صورت والے ہیں۔

**تیسری صورت: یتیم پوتی کے ساتھ میت (دادا) کی بیٹی (پوتی کی پوپھی) یا پھوپھی کے ساتھ دادا کی بہن بھی زندہ ہو۔**

4. **عائلی قوانین دفعہ 4 اور مذکورہ صورت:** اس صورت کی توضیح یہ ہے کہ اگر فرض کرلیا جائے کہ دادا کی وفات کے وقت اس کے ورثاء میں سے بیٹی ،پوتی اور بہن موجود ہے،توعائلی قوانین کی روسے تو پوتی کودادا کے مال میں سے اپنے والد (مرحوم)والا حصہ ملے گاجوکہ میت (دادا) کی بیٹی سے دوگنا ہوگا۔اس لیے کہ للذکرمثل حظ الانثیین[12] (لڑکے کو دولڑکیوں کے حصے کی بقدر ملے گا)۔اس صورت میں پوتی کو دوحصے اور بیٹی کو ایک حصہ جبکہ بہن محروم رہ جائے گی۔پوتی کا حصہ بیٹی سے زیادہ ہوگا۔

**صورت مذکورہ اور حکم شرعی:** دونوں صورتوں میں پوتی کو سدس ملے گا۔ بیٹی کو آدھا اور میت (دادا) کی بہن کو باقی ماندہ بہن کو ملے گا۔

### 4.1 شرعی تجزیہ کے دلائل

دلیل اول:

عن ہزیل بن شرحبیل ،قال سئل ابوموسیٰ عن بنت وابنة ابن واخت ،فقال للبنت النصف ،ولاخت النصف ،وات ابن مسعود ،فسیتابعنی ،فسئل ابن مسعود ،واخبر بقول ابی موسیٰ فقال :لقدضللت اذاًومااںامن المتھدین ،اقضی فیھا بماقضی النبیﷺ:للابنة النصف ،ولابنة ابن السدس تکمة الثلثین ،ومابقی فلاخت فاتیناابا موسیٰ فاخبرناہ بقول ابن مسعود ،فقال لاتسئالونی مادام ہذا الحبرفیکم۔[13]

"حضرت ہزیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بیٹی ،پوتی اور بہن وارث ہوں (توحصص کتنے کتنے ہوں گے) فرمایا: آدھا بیٹی کو اور آدھا بہن کو مل جائے گا اور اس بندے کو کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں وہ ضرور میری موافقت کریں گے۔جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اوران کو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر میں بھی یہ بات کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔ میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے "بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا ملے گا، تاکہ دو ثلث مکمل ہو جائیں اور باقی ماندہ بہن کو ملے گا۔راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم نے جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک یہ بڑا عالم تمہارے اندر موجود رہے، تم مجھ سے نہ پوچھا کرو۔"

امام خطابی کہتے ہیں کہ

"فی ہذا بیان ان الاخوات مع البنات عصبة وہو قول جماعة الصحابة والتابعین وعامة فقہا الامصار"[14]

"اس حدیث میں اس چیز کا بیان ہے کہ بہنیں بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں اور یہ صحابہ ، تابعین اور تمام علاقوں کے فقہاء

کا قول ہے۔"

**4.2 دلیل دوم: فقہاء کرام کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:**

**حنفی نقطہ نظر:** المبسوط میں ہے کہ "فان الاخوا ت مع البنات عصبة فيكون للاخت مابقى۔[15]"

"بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں، پس بہن کو باقی ماندہ ملے گا۔"

**مالکی نقطہ نظر:**

الغرناطی تحریر کرتے ہیں کہ "والاخوات الشقائق وللا ب عصبة مع البنات۔[16]"

"حقیقی اور علاتی بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں۔"

**شافعی نقطہ نظر:**

امام شافعی لکھتے ہیں کہ "وللاخوات مع البنات مابقى ان بقى شيئ والا فلا شيئ لهن ويسمين بذلك عصبة البنات "قال الماوردى ---الاخوات مع البات عصبة لايفرض لهن ويرثن مابقى بعد فرض البنات"[17]

"بیٹوں کے ساتھ بہنیں آجائیں تو ان کو باقی ماندہ ملے گا، اگر کچھ بچ جائے، اس طرح ان کو عصبۃ البنات کہا جاتا ہے ماوردی کا قول ہے۔۔۔ بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہیں، جن کا حصہ مقرر نہیں، وہ بیٹیوں کے مقررہ حصہ کے بعد باقی بچے ہوئے کی وارث ہوتی ہیں۔"

**حنبلی نقطہ نظر:**

ابن قدامہ الحنبلی لکھتے ہیں کہ "وان اجتمع الاخوات مع البنات ،صار الاخوات عصبة لهن مافضل۔[18]"

"اگر بیٹیوں کے ساتھ بہنیں جمع ہو جائیں، تو بہنیں عصبہ بن جاتی ہیں، ان کو باقی بچ جانے والا ملتا ہے۔"

**چوتھی صورت: یتیم نواسے / نواسیوں کے ساتھ انکے ماموں / خالہ یعنی کہ میت (نانا) کی صلبی اولاد موجود ہو۔**

5. **عائلی قوانین دفعہ 4 اور مذکورہ صورت:** عائلی قوانین کی رو سے نواسے / نواسیاں اپنے نانا کے وارث ہوں گے اور انکو اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا انکی والدہ (مرحومہ) کو زندہ ہونے کی صورت میں ملنا تھا یعنی کہ بھائیوں کی بنسبت نصف تو یہ اب حصہ اس کے بچوں، میت (نانا) کے نواسے / نواسیوں کو ملے گا۔

5.1 **صورت مذکورہ اور حکم شرعی:** اس صورت میں شرعاً نواسے / نواسیاں وارث نہیں بن سکتے، کیوں کہ وہ نہ تو ذوی الفروض ہیں اور نہ ہی عصبات ہیں بلکہ وہ ذوی الارحام میں سے ہیں۔ یہاں تو میت (نانا) کے عصبات موجود ہیں اور تقسیم وراثت میں ذوی الارحام کا درجہ تو ذوی الفروض اور عصبات کے بعد ہے۔

### 5.2 شرعی تجزیہ کے دلائل

دلیل اول: ورثاء کی ترتیب میں ذوی الارحام ذوی الفروض اور عصبات کے بعد آتے ہیں نواسہ /نواسی ذوی الارحام میں سے ہیں لہذ مذکورہ صورت میں تقسیم وارثت میں یہ مجوب ہوں گے، جیسا کہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے کہ

ويستحق الارث برحم ونكاح وولاء،والمستحقون للتركة عشرة اصناف مرتبة :ذووالسهام ثم العصبات النسبية ثم السببية ---ثم ذووالارحام ۔19

میراث کا استحقاق قرابت، نکاح اور ولاء کی بنیاد پر بنتاہے، اور ترکہ کے مستحق دس قسم کے لوگ ہیں: ذوی الفروض، پھر عصبہ نسبیہ ، پھر عصبہ سببیہ---پھر ذوی الارحام۔

اسی طرح سراجی فی المیرا ث میں ہے کہ

فيبدا باصحاب الفرائض--- ثم بالعصبات من جهة النسب---ثم بالعصبة من جهة السبب ثم عصبته على الترتيب ثم الردعلى ذوى الفروض النسبيه بقدرحقوقهم ثم ذوى الارحام۔ 20

پس اصحاب الفروض سے شروع کیاجائے گا پھر عصبات جو نسب کے اعتبار سے ہوں پھر عصبہ جو سبب کے اعتبار سے ہوں پھر عصبہ سببی کے عصبات ترتیب کے ساتھ پھر ذوی الفروض نسبیہ پر رد کیاجائے گا ان کے حصوں کی بقدر پھر ذوی الارحام کو دیاجائے گا۔

دلیل دوم: ذوی الارحام کے وارث بننے کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے کہ ذوی الارحام کسی صورت میں وارث نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت اور فقہاء کرام میں سے امام مالک اورامام شافعی نے یہی قول اختیار کیاہے۔ انکی دلیل یہ ہے کہ آیات المواریث میں ذوی الارحام کا ذکر نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ ذوی الارحام وارث نہیں ہیں۔

جبکہ دوسرا قول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے مطابق ذوی الارحام وارث بنتے ہیں لیکن ذوی الفروض اور عصبات کے عدم موجودگی میں۔ اس قول کو صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت اور فقہاء کرام میں سے احناف نے اختیار کیاہے۔ اسکی دلیل سورۃ الانفال کی درج ذیل آیت کریمہ ہے:

واولو الارحام بعضهم اولى ببعض[21] ناطے والے رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدار ہیں۔

الدرالمختار میں ہے:

باب توريث ذوى الارحام (هوكل قريب ليس بذى سهم ولاعصبه)فهو قسم ثالث حينئذ (ولايرث مع ذى سهم ولاعصبة سوى الزوجين)لعدم الرد عليهما فهم اربعة اصناف جزئ الميت ،ثم اصله ثم جزى ابويه ثم جزى جديه۔[22]

باب ذوی الارحام کاوارث بننا: ذوی الارحام وہ رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض اور عصبہ میں سے نہ ہوں۔ یہ تیسری قسم ہے۔ ذوی الارحام، ذوی الفروض اور عصبہ کے ساتھ وارث نہیں بنتے سوائے زوجین کے اس لیے زوجین پر رد نہیں ہوتا۔ ذوی الارحام چار قسم پر ہوتے ہیں۔(1) میت کا جز (2) میت کا اصل (3) میت کے والدین کا جز (4) والدین کے دادا یا دادی کا جزء

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ نواسہ / نواسی ذوی الارحام میں ہونے کی وجہ سے اس صورت میں شرعاً وارث نہیں بنتے۔

### 6. یتیم پوتے کی وراثت کے شرعی احکام

وراثتی احکام کے اعتبار سے پوتوں کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

1. ایسا پوتا جس کا باپ بھی موجود ہے اور چچا، تائے وغیرہ بھی موجود ہیں۔ اپنے دادا (میت) کا بالاتفاق وارث نہیں بنے گا اور محجوب ہوگا۔ یہاں پوتا حجب کے قاعدہ ان من یدلی الی المیت بوارث یحجب حجب حرمان عندوجود ذلک الوارث (واسطے کے ہوتے ہوئے ذوالواسطہ محجوب ہوگا) کے تحت محجوب ہوگا اور اس قاعدہ کی اصل بخاری شریف میں مذکور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے امام بخاریؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتے ہیں:

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ [23]"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: پوتے اور پوتیاں بمنزلہ اولاد کے ہیں، جبکہ لڑکے موجود نہ ہوں، لڑکے لڑکوں کی طرح ہوں گے اور لڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اور اسی طرح محروم ہوتے ہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہے اور پوتا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔

2. ایسا پوتا جس کا نہ تو باپ موجود ہے (یتیم ہے) نہ ہی عصبات میں سے چچا، تائے وغیرہ زندہ ہیں۔ اکیلا ہے یا ایک سے زائد ہیں، بالاتفاق اپنے دادا (میت) کا وارث بنے گا۔

دلیل: اس صورت میں میت (دادا) کا سب سے قریبی وارث پوتا ہی ہے لہذا اقربیت یعنی حجب کے قاعدہ الاقرب فالاقرب کے تحت پوتے کا وارث ہونا متعین ہے، جیسا کہ سورۃ النساء میں ہے کہ "للرجال نصیب مماترک الوالدان والاقربون[24]"

"مردوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ کر مریں ماں باپ اور قرابت والے۔"

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"الحقوا الفرائض باہلہا فمابقی فهو لاولی رجل ذکر"[25]

"قرآن مجید کے مقررہ حصے اصحاب الفروض کو دے دو پھر جو باقی رہے، وہ سب سے زیادہ قریبی مرد رشتہ دار کو دیا جائے۔"

3. ایسا پوتا جو کہ یتیم ہے، البتہ اسکے چچا، تائے وغیرہ (میت کے فروعی عصبات) زندہ ہیں تو شرعاً محجوب ہو گا۔

اس کی دلیل کے ضمن میں امام بخاریؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتے ہیں کہ

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ [26]"

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: پوتے اور پوتیاں بمنزلہ اولاد کے ہیں، جبکہ لڑکے موجود نہ ہوں، لڑکے لڑکوں کی طرح ہوں گے اور لڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اور اسی طرح محروم ہوتے ہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہے اور پوتا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہو گا۔

دلیل دوم: فقہائے کرام کے اس حوالے سے اقوال اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں۔

### 7. پوتی کی وراثت کے شرعی احکام

وراثتی احکام کے اعتبار سے پوتی کی چار اقسام ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ایسی پوتی جسکا باپ بھی زندہ ہے اور چچا وغیرہ بھی موجود ہیں۔ بالاتفاق محجوب ہو گی۔

دلیل: یہاں پوتی حجب کے قاعدہ ان من یدلی الی المیت بوارث یحجب حجب حرمان عندوجود ذلک الوارث (واسطے کے ہوتے ہوئے ذوالواسطہ محجوب ہو گا) کے تحت محجوب ہو گی اور اس قاعدہ کی اصل بخاری شریف میں مذکور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے۔[27]

2. ایسی پوتی جس کا نہ تو باپ ہے اور نہ ہی چچا، تائے وغیرہ، دادا (میت) کے دیگر عصبات زندہ ہیں۔ اکیلی ہے تو اس صورت میں ذوی الفروض میں سے ہے ہو گی اور ذوی الفروض کے احوال کے اعتبار سے اپنا حصہ یعنی کہ نصف کی مالک ہو گی۔

دلیل الموسوعۃ میں پوتی کے احوال میں مذکور ہے کہ "الحالة الاولىٰ :ان ترث النصف بطريق الفرض وذلک اذا كانت واحدة وليس معها من يعصبها۔[28]"

"پہلی حالت یہ ہے کہ پوتی ذوی الفروض کی حیثیت سے نصف کی مالک ہو گی اور یہ اسوقت ہو گا جبکہ وہ اکیلی ہو اور اسکے ساتھ ایسا وارث نہ ہو جو اسے عصبہ بنادے۔"

3. ایسی پوتی جس کا نہ تو باپ ہے اور نہ ہی چچا، تائے وغیرہ دادا (میت) کے دیگر عصبات زندہ ہیں البتہ اسکا ہم مرتبہ یا اس سے نچلے درجے کا پوتا ہے تو اس صورت میں عصبہ بالغیر بنے گی۔

دلیل: الحالة الثالثه: ان ترث بطريق التعصيب، وذلک اذا كان معهااومعهن من يعصب۔[29]

تیسری حالت یہ ہے کہ پوتی عصبہ ہونے کی حیثیت سے وارث بنے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب اسکے ساتھ (یازیادہ ہونے کی صورت میں) ایساوارث ہوجوانہیں عصبہ بنادے یعنی کہ پوتا۔ولایرثن مع الصلبیتین الاان یکون بحذائھن اواسفل منھن غلام فیعصبھن والباقی بینھم للذکرمثل حظ الانثیین۔[30]

"پوتیاں دو صلبی بیٹیوں کے ساتھ وارث نہیں بنیں گی، مگر یہ کہ انکے برابر یاان سے نیچے درجہ کے لڑکا (پوتا) انہیں عصبہ بنادے گا اور مال انکے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے کے تحت تقسیم ہو گا۔"

4. ایسی پوتی جو کہ یتیم ہے اور مورث (دادا) کے عصبات یعنی کہ پوتی کے چچاو غیرہ زندہ ہیں تو بالاتفاق محجوب ہو گی۔

دلیل:الموسوعۃ میں ہے:الحالة الثالثة :لاترث شیاء ،واحدة کانت او اکثر ،معھا معصب اولیس معھا معصب ،وذلک اذا وجد معھاابن او ابن ابن اعلی درجة[31]

تیسری حالت یہ ہے کہ پوتی کسی چیز کی وارث نہیں ہوتی، ایک ہویاایک سے زائد اسکو عصبہ بنانے والا وارث (پوتا) موجود ہو یانہ ہو، اور یہ اس صورت میں ہو گاجب اس کے ساتھ میت کا بیٹایاپوتی سے اوپر کے درجے کاپوتاموجود ہو۔

علامہ سجاوندی لکھتے ہیں ویسقطن بالابن[32] پوتیاں بیٹے کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

5. یتیم پوتی کے ساتھ میت (دادا) کی بیٹی (پوتی کی پوپھی) یاپوپھی کے ساتھ دادا کی بہن بھی زندہ ہو۔ دونوں صورتوں میں پوتی کو سدس ملے گا۔

اس کی دلیل بخاری شریف میں مذکور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے۔[33] اور فقہائے کرام کے اقوال اس حوالے سے پہلے بیان کر دیئے گئے ہیں۔

### 8. اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عائلی قوانین کی تدوین: ایک تاریخی جائزہ

قیام پاکستان کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں وہ تمام قوانین جو متحدہ ہندوستان میں تعزیرات ہند کے نام سے جاری تھے، انہی پر عدالتی نظام جاری رہا۔ عائلی قوانین کے سلسلے میں سابق کاظمی ایکٹ یا قانون انفساخ نکاح مسلمین 1939ء پر ہی عمل ہو تارہا اور نئے حالات میں شریعت ایکٹ وغیرہ کی طرف توجہ مبذول نہ ہو سکی، لیکن 1955ء میں ایک واقعہ کے بعد حکومت پاکستان اس بات پر مجبور ہو گئی کہ وہ عائلی قوانین کی تدوین کے لیے ایک کمیشن مقرر کرے۔

اس خاص واقعے کی طرف اشارہ روزنامہ امروز نے اپنے اداریہ اشاعت 4مارچ 1961ء میں بھی کیاہے کہ محمد علی بوگرہ جب پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ انہوں نے اپنی پہلی بیوی حمیدہ بانو کی موجودگی میں اپنی ایک عرب نژاد سکیریٹری عالیہ بیگم سے شادی کرلی۔ ان کے مخالفین نے وزیر اعظم کی حیثیت کو گھٹانے کے لیے اور سوشل خواتین نے عورت کی مظلومیت اور پریشانیوں کو خوب

ہوا دی۔ ان کے ساتھ اسلام دشمن قوتوں نے بھرپور تعاون کیا۔ ان وجوہات کے پیش نظر حکومت پاکستان کی وزارت قانون نے اپنی قرارداد نمبر 55LEG/(24) F,17 کے تحت 4 اگست 1955ء کو شادی اور عائلی کمیشن مقرر کیا۔ جس کا سرکاری نام تھا: "Commession on Marriage and family laws" کمیشن کی غرض وغایت اور دائرہ کار کے سلسلے میں سرکاری گزٹ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"Do the existing laws governing marriage ,divorce maintenance and other matters among Muslims require modification in order to give woman their proper place in society according to the fundamental of Islam. The commission was to report on the proper registration of Marriage and divorce exercisable by their partner through a court or by other judicial means maintenance and establishment of special courts to deal expeditiously with cases of acting women ,right"34

اس کمیشن کے پہلے سربراہ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین تھے اور ان کے ساتھ تین مرد اور تین خواتین شامل تھیں۔ اس کمیشن میں مردوں میں ایک عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی شامل تھے۔ اس کمیشن نے ایک سوال نامہ تیار کیا جو اردو، انگریزی اور بنگالی میں شائع کرایا گیا اور دانشوروں، علماء اور عوام الناس سے اس سوالنامہ کی روشنی میں آراء طلب کی گئیں۔ کمیشن نے نو موضوعات پر پچاس کے قریب سوالات مرتب کیے۔ ان میں سے باقی سوالات کا تعلق تو نکاح و طلاق وغیرہ سے تھا، البتہ اس میں وراثت اور وصیت سے متعلق پانچ سوال بھی اس سوالنامہ میں شامل تھے۔ ان میں سے تین سوالات کا تعلق تو عدالتی طریق کار سے تھا، البتہ دو سوالات کا تعلق براہ راست وراثت سے تھا، جن میں سے پہلا سوال یہ کیا گیا کہ

کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ اگر پاکستان کے کسی حصے میں ابھی تک قانون وراثت اور وصیت کے بارے میں شرعی قوانین پر عمل نہیں ہو رہا، تو بلا تاخیر ایسا قانون وضع کیا جائے کہ اس بارے میں شرعی قوانین ہر حصہ ملک میں نافذ ہوں؟

کمیشن کے اس سوالنامہ کا تیسرا سوال یہ تھا کہ کیا قرآن مجید میں نص صریح ملتی ہے یا کسی صحیح حدیث میں یہ تعلیم ملتی ہے کہ یتیم پوتے یا پوتی یا نواسے نواسی کو محروم ارث کر دیا جائے؟

اس سوالنامہ کے جوابات موصول ہونے پر کمیشن نے حکومت کو جو سفارشات پیش کیں اس میں کہا گیا تھا کہ کمیشن کی رائے میں یتیم پوتا اپنے دادا کی وراثت برابر کا حقدار ہے، اس کو اس حق سے ہرگز محروم نہیں کیا جا سکتا۔

عائلی کمیشن کی سفارشات سامنے آئیں تو علماء کی اکثریت اور عوام کی طرف سے شدید رد عمل سامنے آیا۔ حکومت نے سفارشات کو قانوناً نافذ تو نہ کیا، لیکن حکومت کو "اسلامک لاء کمیشن" قائم کرنا پڑا، جس کا مقصد عائلی سفارشات کا جائزہ لینا تھا۔

7 اکتوبر 1958ء کو جنرل ایوب خان نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ مارشل لاء کے ابتدائی دنوں میں کمیشن کی سفارشات سے توجہ ہٹ گئی، کیونکہ آئین ہی منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لہذا یہ سمجھا گیا کہ شاید یہ سفارشات بھی کالعدم ہو گئی ہوں گی، لیکن 1959ء میں "اپوا"

(انجمن خواتین پاکستان) نے عائلی قوانین کو عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کیا۔

اپوا کے اس مطالبے کے پیش نظر 2مارچ 1961ء مسلم فیملی لاز (عائلی قوانین) آرڈی نینس کا صدارتی حکم جاری ہوا، جس میں کمیشن کی سفارشات کو قانونی حیثیت دے دی گئی۔ بالآخر آرڈیننس کا عملاً نفاذ 15 جولائی 1961ء سے ہوا۔ اس وقت سے اب تک یہ قوانین پاکستان میں جاری چلے آرہے ہیں۔[35]

## 8.1 مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کی دفعہ نمبر 4

اس آرڈیننس کی دفعہ 4 یتیم پوتے کی وراثت سے متعلقہ ہے، جس میں یتیم پوتے کی وراثت کا قانون درج ذیل الفاظ میں بیان ہوا ہے:

Section 4: In the event of the death of any son or daughter of the propositus before the opening of succession, the children of such son or daughter, if any living at the time the succession opens, shall per strips receive a she equalant to the share which such son or daughter, as the case may be would had received if alive"36

" وراثت کے اجراء سے قبل مورث کے کسی بیٹے یا بیٹی کی موت کی صورت میں ایسے بیٹے یا بیٹی کی اولاد اگر ہو، جو وراثت شروع ہونے پر زندہ ہوں بحصہ رسدی اس حصہ کے برابر پائیں گے، جو ایسا بیٹا یا بیٹی اگر زندہ ہوتے، تو پاتے۔"

8.2 **دفعہ نمبر 4 کا تجزیہ:** اس دفعہ میں بیان کردہ صورت مسئلہ یہ ہے کہ یتیم پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں اپنے دادا/نانا کے ترکہ میں مطلقاً میراث کے حقدار ہیں، یعنی اگر کسی شخص کی ایک سے زیادہ صلبی اولاد (بیٹے/بیٹیاں) ہوں، اس شخص کی زندگی میں ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ (مرحوم) اپنے پیچھے اولاد (بیٹے/بیٹیاں) چھوڑ جاتا ہے جو عرف میں یتیم کہلاتے ہیں۔ یہ بچے اپنے دادا/نانا کے مال کے وارث ہوں گے، جب بھی دادا یا نانا کا انتقال ہو گا، ان کو دادا/نانا کے ترکہ میں سے میراث ملے گی، جس کی مقدار کا معیار ان کے (مرحوم) والد یا والدہ کا حصہ ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو جتنی میراث کے وہ مستحق ہوتے ، وہی میراث اب ان کے بچوں کو ملے گی، اگرچہ ان بچوں کا چچا اور پھوپھی یا ماموں اور خالہ زندہ ہوں۔ خلاصہ یہ کہ یتیم پوتے /نواسے، دادا/نانا کے ترکہ میں مطلقاً میراث کے حقدار ہیں۔[37]

## 9. یتیم پوتے کو وراثت ملنے کی ممکنہ صورتیں

یتیم پوتے کو وراثت ملنے کی ممکنہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. یتیم پوتے کے ساتھ عصبہ بنفسہ کی چار اقسام یا جہات (جہت بنوت، جہت ابوت، جہت اخوت اور جہت عمومت) میں سے جہت بنوت مقدم ہوتی ہے۔ اگر میت (دادا) کا کوئی بیٹا زندہ نہ ہو اور جہت بنوت میں پوتا ہے تو شرعاً یہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنے گا۔ اس کی بنیاد " الاقرب فالاقرب" والا قاعدہ ہے۔ اس کو ترجیح بالجہت سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

2. یتیم پوتے کے ساتھ جہت ابوت میں سے میت کا باپ یا دادا موجود ہے تو پھر پوتا عصبہ ہو گا اور شرعاً وارث قرار پائے گا۔
3. یتیم پوتے کے ساتھ جہت اخوت میں سے میت کا بھائی یا بھتیجے حیات ہیں تو اس صورت میں پوتا بھائی (دادا کے بھائی) یا بھتیجے کے لئے حاجب بنے گا اور شرعاً وارثت کا حقدار ٹھہرے گا۔
4. یتیم پوتے کے ساتھ جہت عمومت میں سے میت (دادا) کا چچا یا ان کے بیٹے وغیرہ زندہ ہوں تو اس صورت میں بھی پوتا عصبہ ہونے کی وجہ سے شرعاً وراثت کا حقدار ہو گا۔[38]
5. اگر میت کی ایک بیٹی یا ایک سے زائد بیٹیاں حیات ہوں اور بیٹا وغیرہ نہ ہو، بلکہ یتیم پوتا زندہ ہو تو بھی شرعاً یہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنے گا۔
6. اگر میت کی ایک یا ایک سے زائد بیٹیاں حیات ہوں اور عصبات میں سے بیٹا نہ ہو اور میت (دادا) کی پوتیاں حیات ہوں، تو اس صورت میں بھی یتیم پوتا پوتیوں سمیت عصبہ بنے گا اور شرعاً وراثت کا حقدار ہو گا۔[39]

**10. نتائج مقالہ**

اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. عائلی قوانین 1961ء کی دفعہ 4 کی رو سے صلبی اولاد کی موجودگی میں یتیم پوتا وغیرہ دادا کی میراث کا مستحق ہوتا ہے۔
2. شریعت کے رو سے میراث کا استحقاق قرابت، نکاح اور ولاء پر ہے۔
3. احکام میراث قرآن وسنت میں مذکور حسب ذیل دو قواعد پر مبنی ہیں۔ اول: قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور کا رشتہ دار محروم ہوتا ہے۔ دوم: بیک وقت تمام رشتہ دار میراث کے مستحق نہیں ہوتے، وراثت میں حجب کا قانون جاری ہوتا ہے۔
4. صلبی اولاد کی موجودگی میں پوتا، اگرچہ یتیم ہو، دادا کی میراث کا مستحق نہیں ہوتا۔
5. پوتے کے مستحق میراث نہ ہونے کا مسئلہ فتاویٰ صحابہ میں صراحتاً مذکور ہے، جیسا کہ زید بن ثابت کا قول ہے۔
6. فقہ کے چاروں مکاتب فکر (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کا صلبی پوتے کی میراث سے محرومی پر اجماع ہے۔
7. صلبی اولاد کی موجودگی میں پوتے کو میراث دینے کے نتیجے میں عملی طور پر دیگر تمام مستحق ورثاء کے حصے متاثر ہوتے ہیں۔
8. احکام میراث کے مزید چار اصول ہیں، دفعہ 4 کو برقرار رکھنے کی صورت میں چاروں اصول کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔
9. وفاقی شرعی عدالت اور اسلامی نظریاتی کونسل نے دفعہ 4 کو غیر اسلامی قرار دیا ہے، تاہم متبادل کے طور پر وصیت لازمہ کی صورت

تجویز کی ہے۔

10. مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کی دفعہ 4 اسلامی احکام شریعت سے متصادم ہے، آئین کی دفعہ 227 قرار دیتی ہے کہ قرآن وسنت کے منضبط احکام کے مطابق قانون سازی کی جائے گی، لہذا اس دفعہ کو ختم کرنا شرعی و آئینی تقاضا ہے۔

11. یتیم پوتے/پوتیوں کے ساتھ مالی تعاون کی متبادل صورتیں ریاست کی ذمہ داری ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد صورتیں ممکن ہیں، جن سے استفادہ کرکے معاشرے کے ان کمزور لوگوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔

## حوالہ جات

[1] النساء11:4

*An-Nisā* 4:11.

[2] الزحیلی، وہبۃ بن مصطفیٰ، الدکتور، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، دمشق، الطبعۃ الرابعہ، س۔ن، 10/7704

Al-Zuḥayli,Wa'ah bin Mustafa, al-Daktoor, Al-Fiqh ul-Islami wa'adlataho, Dar al-Fikr , Damascus, al-Taba'at al-Rabi'a,10/7704.

[3] النساء،12:4

*An-Nisā* 4:12.

[4] الموسوعۃ الفقہیہ، وزارت اوقاف کویت، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ، 2008ء، 3/29

Al-Mawsoo'at ul-Faqihyah, Ministry of Auqaf Kuwait, Maktaba Rashidia, Sarki Road Quetta, 2008, 3/29.

[5] وہبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، 8/279-284

Wahba tul Zuhayli,Wa'ah bin Mustafa , Al-Fiqh al-Islami wa'adlata, 8/279-284.

[6] ابڑو، عبدالحی، ڈاکٹر، میراث اور وصیت کے شرعی ضوابط، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 2021ء، ص49-48

Abro, Abdul Hai, Doctor, Meras aur wasiat k Shari' Zawabit , Shari'ah Academy, International University, Islamabad, 2021, Page 48-49.

[7] ابن عابدین، محمد امین بن عابدین الشامی(م:1252ھ)، ردالمختارعلی االدرالمختار، دارالفکر، بیروت، 1412ھ ،779/6

Ibn ʿĀbidīn Muḥammad Amīn ibn ʿUmar ibn ʿAbd al-ʿAzīz ibn Aḥmad in ʿAbd ar-Raḥīm ibn Najmuddīn ibn Muḥammad Ṣalāḥuddīn al-Shāmī(d. 1252 AH), Radd al-Muḥtar 'ala al-Durr ul Mukhtar, Dar-ul-Fikr, Beirut, 1412 AH, 6/779.

[8] القرافی ،ابوالعباس احمد بن ادریس المالکی ،الذخیرۃ ،دارالغرب الاسلامی ،بیروت،ط1994م،42/13

Al-Qarafi, Shihāb al-Dīn Abu ’l-Abbās Aḥmad ibn Abi ’l-ʿAlā’ Idrīs ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd Allāh ibn Yallīn al-Ṣanhājī al-Ṣaʿīdī al-Bahfashīmī al-Būshī al-Bahnasī al-Miṣrī al-Mālikī, al-Zakhairah, Dar-ul-Gharb al-Islami, Beirut, 1994, 13/42.

[9] المحاملی،ابوالحسن احمد بن محمد ،اللباب فی الفقہ الشافعی،دارالبخاری ،المدینۃ المنورۃ،السعودیۃ 1416ھ،ص273

Al-Maḥamli, Abu l-Hasan Aḥmad ibn Muḥammad, al-Labaab fi al-Fiqh al-Shafi'i, Dar al-Bukhaari, al-Madinah al-Munawarah, al-Saudia, 1416 AH, p. 273.

[10] ابوالبرکات،عبدالسلام بن عبداللہ الحرانی ،المحررفی الفقہ علی مذہب الامام احمدبن حنبل،مکتبہ المعارف ،الریاض،ط1404ھ،396/1

Abu'l-Barakat, 'Abdul Salam bin 'Abd Allah al-Harani, al-Muhurar fi al-Fiqh ala-Mazhab al-Imam Ahmad ibn Hanbal, Maktaba al-Ma'riyyah, al-Riyadh, 1404 AH, 1/396 .

[11] البخاری،محمدبن اسماعیل،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا--- ، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ،رقم الحدیث 6734

Al-Bukhārī, Muhammad Bin Ismail , Al-Jāmeo Al-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn Iza..,* Dār Taūq al-Najāt, Beirut, 1442 AH, *Hadith no. 6734.*

[12] النساء،11:4

*An-Nisā* 4:11.

[13] البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابنۃ الابن مع بنت ،رقم الحدیث 6736

Al-Bukhārīl, Al-Jāmeo Al-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibnat ul Ibn maa bint, Hadith no. 6736.*

[14] الخطابی ،ابوسلیمان احمد ابن محمد ،معالم السنن شرح سنن ابوداؤد،المطبعۃ العلمیۃ ،حلب،ط 1351ھ،94/4

Al-Khattabi, Abu Sulaiman Ahmad ibn Muhammad, Ma'alam al-Sunan Sharḥ Sunan Abu Dawud, Al-Mutabah al-Ilmiyyah, Aleppo, 1351 AH, 4/94.

[15] السرخسی،شمس الائمہ (م :483ھ)المبسوط،دارالمعرفۃ بیروت 1414ھ،20/29

Al-Sarkhsi, Shams ul-Aima (d. 483 AH), Al-Mabsot, Dar-ul-Ma'rifa, Beirut, 1414 AH, 29/20.

[16] الغرناطی ،ابوالقاسم محمدبن احمد(م:741ھ)القوانین الفقہیہ ،252/1ھ

Abu al-Qasim Muhammad ibn Aḥmad (d. 741 AH), al-Qawnin al-Fiqhiyyah, 1/252.

[17] الماوردی،ابوالحسن علی بن محمد المزنی،الحاوی الکبیرفی فقہ مذہب الامام الشافعی ،شرح مختصرالمزنی ،دارالکتب العلمیہ ،بیروت 1419ھ،107/8

Al-Māwardī , ʻAlī ibn Muḥammad ibn Ḥabīb; (974–1058), al-Haawi al-Kabir fi Fiqh Mazhab al-Imam al-Shafi'i, Sharh Al-mukhtasr al-Muzni, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1419 AH, 8/107.

[18] المقدسی،ابومحمد موفق الدین محمدبن محمد قدامۃ الحنبلی(م:620ھ)الکافی فی فقہ الامام احمد ،دارالکتب العلمیہ 1414ھ ،300/2

Ibn Qudāmah al-Maqdis.ī Muwaffaq al-Dīn Abū Muḥammad ʿAbd Allāh bin Aḥmad bin Muḥammad ( 620 AH), Al-Kafi fi Fiqh al-Imam Ahmad, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, 1414 AH, 2/300.

[19] الحنفی ،عبداللہ بن محمود ،الاختیارالتعلیل المختار،مطبعۃ المحلی ،قاہرہ،ط 1356ھ،105-86/5

Al-Hanafi, 'Abd Allah bin Mahmud, Al-Ikhtiar al-Ta'alil al-Mukhtar, Al-Mutabah al-

Mahali, Cairo, 1356 AH, 5/86-105.

20 السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث، مکتبہ البشریٰ، طبع 2108ء ،ص16-18

Al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad 'Abd al-Rashid, al-Siraji fi al-Mirath, Maktaba al-Bushra, Edition 2108, Page 16-18.

21 الانفال،75:8

*A l-ʾanfāl* 8:75.

22 ابن عابدین،محمد امین بن عابدین، ردالمختارعلی االدرالمختار ، 793/6

Ibn ʿĀbidīn Muḥammad Amīn bin Ābidīn ,Radd al-Muhtar 'ala al-Durr ul-Mukhtar, 6/793.

23 البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا---رقم الحدیث 6734

Al-Bukhārī, Al-Jāmeo ul-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn,Hadith no. 6734.*

24 النساء، 7:4

*An-Nisā* 4:7.

25 البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث الولد من ابیه وامه ،رقم الحدیث:6734

Al-Bukhārī, Al-Jāmeo ul-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn,Hadith no. 6734.*

26 ایضاً

Ibid

27 ایضاً

Ibid

28 الموسوعة الفقہیه ،39/3

29 السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث ،ص34

Al-Sajawandi, Muḥammad bin Muḥammad 'Abdul Rashid, Al-Siraji fil-Mirath,P. 34.

30 ایضاً

Ibid

31 الموسوعة الفقہیه،39/3

Al-Mawsoo'ah ul-Faqihiyah, 3/39.

32 السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث ،ص34

Al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad 'Abdul Rashid, al-Siraji fil-Mirath,P. 34.

33 البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا---رقم الحدیث 6734

Al-Bukhaari, Al-Jami al-Sahih, Kitab-ul-Faraq, Bab Miras Ibn al-'A'bin Al-Adha, Hadith No: 6734.

34 محمد طاہر،ڈاکٹر،عائلی قوانین اور پاکستانی سیاست،جون1999ء،جنگ پبلشرز، سر آغاخان روڈلاہور،ص44-39

Muhammad Tahir, Dr, Family Laws and Pakistani Politics, June 1999, Jang Publishers, Sir Agha Khan Road, Lahore, Page 44-39.

35 ظہوراللہ ازہری،ڈاکٹر،علم میراث اور قانون وراثت ایکٹ،پروگریسوبکس،اردوبازارلاہور،مارچ2018ء،ص276-274

Zahoor ullah Azhari, Dr, Knowledge of Inheritance and Law of Inheritance Act, Progressive Books, Urdu Bazar, Lahore, March 2018, pp. 276-274.

36 ایضاً

Ibid

37 انعام اللہ،ڈاکٹر، مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کی دفعہ 4،اسلامی احکام کی روشنی میں تحقیقی جائزہ،ماہنامہ البینات، محرم الحرام ،1441ھ، ستمبر2019ء

Inam ullah, Dr, Section 4 of the Muslim Family Laws Ordinance, 1961, Research Review in the Light of Islamic Rulings, Monthly Al-Bayyinat, Muharram-ul-Haram, 1441 AH, Sep. 2019.

38 پہلی یہ چاروں صورتیں الاقرب فالاقرب والے قاعدہ سے ماخوذ ہیں دیکھیئے: السجاوندی،محمدبن محمد،السراجی فی المیراث،ص54

First of all, these four forms are derived from the rule of Al aqrab fal aqrab: al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad, al-Siraji fil Mirath, p.54.

39 السجاوندی،محمدبن محمد،السراجی فی المیراث،ص 37

Al-Sajawandi, Muammad bin Muhammad, al-Siraji fil Mirath, p. 37.